پینشن اور جی پی فنڈ کا حکم

الحمدللہ والصلوۃ والسلام علی رسول اللہ

الاستفتاء: کیا فرماتے ہیں علمائے دین ومفتیانِ شرع متِین اس مسئلہ کے بارے میں کہ یوکے میں یہ ہوتا ہے کہ جوب پرائیویٹ ہویا گورنمنٹ وہ ہماری سیلری (Salary) میں سے 4٪ کاٹتے ہیں اور 6٪ خود شامل کر کے ریٹائرڈ ہونے کے بعد پینش کی صورت میں ورکر کو لوٹاتے ہیں ۔میرا سوال یہ ہے کہ میرے جمع شدہ رقم پر ملنے والا نفع لینا کیسا ہے؟ کیا ہمیں اجازت ہے کہ ہم اس طرح کا پینش پلان کریں اور ہمیں پرائیویٹ پینشن پلان کی اجازت ہے جو کسی دوسری کمپنی سے ہو؟

سائل:سعید فرام انگلینڈ

بسم اللہ الرحمن الرحیم

الجواب بِعَونِ المَلِکِ الوَھاب اللھم ھدایۃَ الحَق والصواب

اگر ایسا کرنا اختیاری ہے یعنی آپ کو اجازت ہے کہ آپ یہ پینشن پلان کریں یا نہ کریں تو ایسا کرنا جائز نہیں ہے کہ یہ سود ہے کیونکہ آپ کی رقم کمپنی کے پاس قرض کی حیثیت رکھتی ہے اور قرض پر نفع سود کہلاتا ہے۔جیسا کہ حدیث میں ہے ۔ **قَالَ رَسُولُ اللہ صَلَّی اللہ عَلَیہ وسَلَّم "كُلُّ قَرْضٍ جَرَّ مَنْفَعَةً فَهُوَ رِبًا"** ہر وہ قرض جو نفع کو کھینچے وہ سود ہے

[الجامع الصغیر للسیوطی ج۲ حدیث نمبر 6336ص283]

اور اگر ایسا کرنا اختیاری نہیں بلکہ جبری ہے یعنی ہر صورت میں کمپنی 4٪ کاٹے گی اور بعد میں نفع لگا کردے گی تو ایسی صورت میں ریٹائرمنٹ کے بعد آپ کو اپنی رقم کے ساتھ ملنے والا نفع لینا بھی جائز ہے اور یہ سود نہیں ہوگا کیونکہ سود کے لیے ضروری ہے کہ دونوں جانب سے یہ طے ہوکہ قرض لینے والے کو قرض کی واپسی کے وقت اصل رقم کے ساتھ نفع بھی دینا ہوگا۔ اور یہاں ایسا نہیں ہے کیونکہ کمپنی نے ورکر کی سیلری سے زبردستی پیسے کاٹے یعنی غصب کیے اور بعد میں نفع کے ساتھ واپس کردیئے ہیں اور اب یہ نفع ایک ہبہ (Gift) ہوگا ،جس کا لینا ورکر کے لیے جائز ہے۔

اگر کسی نے دوسرے کے پیسے دینے ہوں اور دینے والا اصل رقم پر اضافہ کر کے دے اور یہ اضافہ پہلے سے طے شدہ نہ ہوتو اس کا لینا حلال ہے جیسا کہ صحیح بخاری کی حدیث میں ہے ۔

حضرت جابر بن عبداللہ رضی اللہ عنہما فرماتے ہیں کہ **"وَكَانَ لِي عَلَيْهِ دَيْنٌ فَقَضَانِي وَزَادَنِي"**میرا نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم پر قرض تھا۔ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے اسے ادا کیا، بلکہ مجھے اس پر زیادہ بھی دیا۔

(الصحیح البخاری کتاب الاستقراض باب حسن القضاء رقم 2394)

فقہاء احناف نے بھی یہی فرمایا جیسا کہ ردالمحتار میں علامہ ابن عابدین شامی فرماتے ہیں کہ **"كُلُّ قَرْضٍ جَرَّ نَفْعًا حَرَامٌ أَيْ إذَا كَانَ مَشْرُوطًا كَمَا عُلِمَ مِمَّا نَقَلَهُ عَنْ الْبَحْرِوَعَنْ الْخُلَاصَةِ وَفِي الذَّخِيرَةِ وَإِنْ لَمْ يَكُنْ النَّفْعُ مَشْرُوطًا فِي الْقَرْضِ، فَعَلَى قَوْلِ الْكَرْخِيِّ لَا بَأْسَ بِهِ"**

("الدر المختار مع ردالمحتار"،کتاب البیوع،باب المرابحۃوالتولیۃ،فصل فی القرض،ج۷،ص۴۱۲)

اوربہار شریعت میں ہے۔یوہیں جتنا لیا ہے(مقروض) ادا کے وقت اُس سے زیادہ دیتا ہے مگر اس کی شرط نہ تھی یہ بھی جائز ہے۔

(بہار شریعت ج2 حصہ 11 ص759)

پرائیویٹ پینشن پلان غالباً اختیاری(Optional) ہوتا ہےلہذا اسے اختیار کرنے کی اجازت نہیں ہوگی کمابینا۔ لیکن اگر یہ پرائیویٹ پینشن پلان حربی کفار کے ساتھ ہوتو جائز ہے کہ مسلمان اور کافر کے درمیان سود نہیں ہوتا۔جیسا کہ حدیث میں آیا کہ**لَا رِبَا بَيْنَ الْمُسْلِمِ وَالْحَرْبِيِّ فِي دَارِ الْحَرْبِ** [شرح وقایۃ ج۲ ص۱۶۴]

وَاللہُ تَعَالٰی اَعْلَمُ وَرَسُوْلُہٗ اَعْلَم عَزَّوَجَلَّ وَ صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم

کتبہ ابو الحسن محمد قاسم ضیاء قادری

Date: 08-09-2017

RULING REGARDING PENSION AND GPF

الحمدلله والصلوة والسلام على رسول الله

Question:

What do the scholars and muftis of the noble Shari'ah say regarding the following matter; in the UK, for both government and private jobs, 4% of the amount is deducted from our salaries and 6% of the amount is contributed by them and the this is given in the form of pension to the employees after they retire. What is the ruling regarding accepting the benefit amount gained on the money deposited by me? Are we permitted to invest in such a pension plan? Are we permitted to opt-in for a private pension plan offered by a different company?

Questioner: Sa'id from the UK

Answer:

بسم الله الرحمن الرحيم
الجواب بِعَونِ المَلِکِ الوَهاب اللهم هدایۃ الحَق والصواب

If doing so is optional, i.e. you are permitted to either invest in the pension plan or not, then doing it is impermissible. This is usury, as your money is considered by the company as loan. Profit on loan is known as usury. It is mentioned in the hadith:

قَالَ رَسُولُ اللہ صَلَّی اللہ عَلَیه وسَلَّم "كُلُّ قَرْضٍ جَرَّ مَنْفَعَةً فَهُوَ رِبًا

Translation: "Every loan that attracts profit is *riba* (usury)" [al-Jami' al-Saghir of Imam al-Suyuti, hadith no. 6336]

If doing so is not optional but forced, i.e. in any condition, the company will deduct 4% of the amount from the salary and give it to you after retiring by adding profit, then, in this condition, it is permissible for you to accept your money as well as the profit. This is not usury. In usury, it is necessary that both parties decide, that while repayment, the one taking loan must pay an additional amount to the actual loan amount. This is not the case in this scenario. The company has forcefully deducted money from the employee's salary, i.e. they have done *ghasab* (grabbed the money), and later returned by adding profit to it.

This profit will be considered as *hiba* (gift) and it is permissible for the employee to accept it.

If a person owes someone money and (while repayment) he adds extra money to the actual amount, and this addition was not previously decided, then accepting the money is *halal* (lawful). It is mentioned in a hadith recorded in Sahih al-Bukhari that Jabir b. Abdullah (may Allah be pleased with him) said:

وَكَانَ لِي عَلَيْهِ دَيْنٌ فَقَضَانِي وَزَادَنِي

Translation: “The Messenger of Allah ﷺ owed me a debt; he repaid it and gave me an extra amount.” [Sahih al-Bukhari, hadith no. 2394]

The Hanafi jurists also state similarly, as mentioned in Radd al-Muhtar of Imam Ibn ‘Abidin al-Shami (may Allah have mercy upon him):

كُلُّ قَرْضٍ جَرَّ نَفْعًا حَرَامٌأَيْ إذَا كَانَ مَشْرُوطًا كَمَا عُلِمَ مِمَّا نَقَلَهُ عَنْ الْبَحْرِوَعَنْ الْخُلَاصَةِ وَفِي الذَّخِيرَةِ وَإِنْ لَمْ يَكُنْ النَّفْعُ مَشْرُوطًا فِي الْقَرْضِ، فَعَلَى قَوْلِ الْكَرْخِيِّ لَا بَأْسَ بِهِ

[al-Durr al-Mukhtar ma’ Radd al-Muhtar, vol. 7, pg. 412]

Furthermore, it is mentioned in Bahar-e Shari’at: “If a person pays an extra amount in addition to what he owes and there was no such condition (of paying extra), then it is permissible. [Bahar-e Shari’at, vol. 2, part 11, pg. 759]

Private pension plans are mostly optional. Therefore, it cannot be opted-in for as mentioned above.

However, if this private pension plan is enrolled with a harbi non-Muslim, then it is permissible, as there is no usury between a Muslim and a non-Muslim. It is stated in a hadith:

َا رِبَا بَيْنَ الْمُسْلِمِ وَالْحَرْبِيِّ فِي دَارِ الْحَرْبِ

[Sharh Wiqayah, vol. 2, pg. 164]

واللہ اعلم ورسولہ اعلم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم
کتبہ ابو الحسنمحمد قاسم ضیاء قادری

Answered by Mufti Qasim Zia al-Qadri

Translated by the SeekersPath Team